تصریحات

(۱)

جب سے موجودہ حکومت برسر اقتدار آئی ہے مختلف صورتوں میں قہر الٰہی کا نزول ہو رہا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کفر کی حکومت تو برداشت کر لیتا ہے مگر اسلام کے نام پر ظلم و بربریت کی حکومت برداشت نہیں کرتا۔ سیلاب سے ہونیوالی حالیہ تباہ کاریاں حکمرانوں کے لئے اور عوام الناس کے لئے تازیانہ عبرت اور ارشاد ربانی **"او امنوا ان یاتیھم باسنا وھم نائمون"** "یعنی کیا لوگ اس بات سے بے خوف ہو چکے ہیں کہ (ان کی بداعمالیوں کے باعث) ان پر ہمارا عذاب نازل ہو اس حالت میں وہ بے خوف ہو کر سو رہے ہوں" کی عملی تفسیر ہیں۔ ہمارے حکمران سیلاب زدگان سے ہمدردی کا زبانی جمع خرچ کر رہے ہیں۔ ان کی منافقت کا یہ عالم ہے کہ اس موقعہ پر بھی فائیو سٹار ہوٹل میں مسلم لیگ کی ایک راہنما بیگم عطیہ عنایت اللہ کی صاحبزادی کی شادی میں چوہدری شجاعت حسین اور دیگر کار پردازان حکومت کی موجودگی میں رقص و سرود کی محفلیں منعقد کی گئیں اور فلمی اداکاراؤں کے ساتھ معنی خیز مسکراہٹوں کا تبادلہ کیا گیا۔ جو لوگ حکمرانوں پر تنقید کرتے اور ان کا احتساب کرتے ہیں ان پر دہشت گردی کے مقدمات قائم کئے جا رہے اور میدان صحافت کے دبنگ شہسواروں کو ڈرایا دھمکایا جا رہا ہے "میر شکیل الرحمٰن گروپ" کے خلاف حکومت جن سطحی حربوں پر اتر آئی ہے وہ حکمرانوں کی طرف سے حق کی آواز کو دبانے کی بدترین فسطائی مثال ہے۔ علمائے کرام کے خلاف۔ آئے دن ہرزہ سرائی جس میں اب وزیراعظم بھی شامل ہو گئے ہیں جہاں موجودہ حکومت کے خبث باطن کی روشن دلیل ہے وہاں اس سے وابستہ مذہبی جماعتوں اور افراد کے منہ پر بھی زور دار طمانچہ ہے مگر اسلام دشمن حکومت کے کاسہ لیس یہ سرکاری ملا شائد اس وقت تک خواب غفلت سے بیدار ہونے کے لئے تیار نہیں جب تک واقعی انہیں "پھانسی کے پھندے پر کھڑا نہیں کر دیا جاتا"

(۲)

زیر نظر شمارے میں جناب مولانا قاضی محمد اسلم سیف صاحب فیروز پوری کا ایک اہم مضمون شائع کیا جا رہا ہے۔ علامہ صاحبؒ سے عقیدت کا دم بھرنے والے نوجوانوں اور علمائے کرام کو جھنجھوڑنے کے لئے اس سے زیادہ موثر تحریر کا سہارا نہیں لیا جا سکتا۔ **واللہ ولی التوفیق**